O

UNIVERSITY OF CAMBRIDGE INTERNATIONAL EXAMINATIONS
General Certificate of Education Ordinary Level

FIRST LANGUAGE URDU **3247/02**

Paper 2 Texts **For Examination from 2009**

SPECIMEN PAPER

1 hour 30 minutes

Additional Materials: Answer Paper/Booklet

READ THESE INSTRUCTIONS FIRST

If you have been given an Answer Booklet, follow the instructions on the front cover of the Booklet.
Write your Centre number, candidate number and name on all the work you hand in.
Write in dark blue or black pen.

Answer **one** question from **each** section.
One answer must be a **passage-based question** and **one** must be an **essay question**.

At the end of the examination, fasten all your work securely together.
The number of marks is given in brackets [ ] at the end of each question or part question.

مندرجہ ذیل ہدایات غور سے پڑھیے

جواب لکھنے کی کاپی میں مہیا کی گئی جگہوں پر اپنا نام، سینٹر نمبر اور امیدوار کا نمبر لکھیں۔

صرف نیلے یا کالے رنگ کا قلم استعمال کریں۔

جواب لکھنے کے لئے مہیا کی گئی علیحدہ کاپی پر اپنا جواب اردو میں تحریر کریں۔

اسٹیپل، پیپر کلپ، ہائی لائیٹر، گوند، کریکشن فلوئڈ مت استعمال کریں۔

لغت (ڈکشنری) استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہے۔

صرف دو سوالوں کے جواب لکھیں۔ ایک سوال حصہ اول شاعری سے کریں اور دوسرا سوال حصہ دوم نثر سے۔ ایک سوال اقتباس پر اور دوسرا سوال مضمون پر مبنی ہونا لازمی ہے۔

اس پرچے میں ہر سوال کے مارکس بریکٹ میں دیے گئے ہیں۔ [ ]

اگر آپ ایک سے زیادہ جوابی کاپیاں استعمال کریں تو انہیں مضبوطی سے ایک دوسرے سے منسلک کر دیں۔

© UCLES 2008 UNIVERSITY of CAMBRIDGE International Examinations **[Turn over**

SECTION 1: POETRY

غزل

یہ نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار ہوتا

ترے وعدے پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیرِ نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

یہ کہاں کی دوستی ہے کہ بنے ہیں دوست ناصح
کوئی چارہ ساز ہوتا کوئی غمگسار ہوتا

رگِ سنگ سے ٹپکتا وہ لہو کہ پھر نہ تھمتا
جسے غم سمجھ رہے ہو یہ اگر شرار ہوتا

کہوں کس سے میں کہ کیا ہے شبِ غم بری بلا ہے
مجھے کیا برا تھا مرنا اگر ایک بار ہوتا

سوال نمبر ۱۔

ا) غالب پڑھنے والے کو اپنے ساتھ محبت میں پیش آنے والے رنج والم کا کیسے احساس دلاتے ہیں؟ غالب کی غزل کے حوالے سے اپنا جواب تحریر کیجیے۔ [10]

ب) نصاب میں شامل غالب کے کلام میں غم وآلام، سعی بے حاصل، ہجوم نا امیدی، محبوب سے گلہ شکوہ اور محبت میں پیش آنے والے واقعات کا بیان نہایت موثر انداز میں ہے۔ آپ کس حد تک اس بات سے متفق ہیں۔ دونوں غزلوں کے حوالے سے اپنا جواب تحریر کیجیے۔ [15]

سوال نمبر ۲۔ نازک خیالی، مضمون آفرینی اور تغزل مومن کے کلام کی نمایاں خصوصیات ہیں آپ کس حد تک اس بات سے متفق ہیں ان کے شامل نصاب کلام کے حوالے سے تفصیلی جواب تحریر کیجیے۔ [25]

نظم

غلامی میں نہ کام آتی ہیں شمشیریں نہ تدبیریں
جو ہو ذوقِ یقیں پیدا تو کٹ جاتی ہیں زنجیریں
کوئی اندازہ کر سکتا ہے اُس کے زورِ بازو کا!
نگاہِ مردِ مومن سے بدل جاتی ہیں تقدیریں
ولایت، بادشاہی، علمِ اشیا کی جہاں گیری
یہ سب کیا ہیں، فقط اِک نکتۂ ایماں کی تفسیریں
براہیمی نظر پیدا مگر مشکل سے ہوتی ہے
ہوس چھپ چھپ کے سینوں میں بنا لیتی ہے تصویریں
حقیقت ایک ہے ہر شے کی، خاکی ہو کہ نوری ہو
لہو خورشید کا ٹپکے اگر ذرے کا دل چیریں
یقیں محکم، عمل پیہم، محبت فاتحِ عالم
جہادِ زندگانی میں ہیں یہ مردوں کی شمشیریں

سوال نمبر ۳۔

ا) مندرجہ بالا نظم میں علامہ اقبال نے مردِ مومن کی تعریف کس انداز میں کی ہے؟ اپنی رائے کا اظہار کیجیے۔ [12]

ب) ''علامہ اقبال کے کلام کی نمایاں خصوصیات میں سے ایک اُن کی شاعرانہ مصوری ہے''۔ اپنی رائے کا اظہار اُن کی نظم کے حوالے سے کیجیے۔ [13]

سوال نمبر ۴۔ اکبر الہ آبادی کے کلام میں معاشرہ پر تنقید اور طنز کے علاوہ انگریزی الفاظ کا استعمال اور زبان کی سادگی شامل ہیں۔ اُن کی نظم ''اگر مذہب گیا'' کے حوالے سے اپنا جواب تحریر کیجیے۔ [25]

SECTION 2: PROSE

مضامین

کرموں کی آواز تو واجبی سی تھی مگر اس نے قوالی کے گُر سیکھ لیے تھے اور ہارمونیم کی آواز میں اپنی آواز چھپا لینے کی مہارت حاصل کر چکا تھا۔ اس نے اپنی قوال پارٹی بنالی اور عرسوں، میلوں اور شادی بیاہ کے جھمگھٹوں میں گاتا رہا اور اپنے تینوں بچوں کو پڑھاتا رہا۔ دراصل بڑے قوال کے ساتھ اسے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں جانے کا موقع ملتا تھا اور اس نے محسوس کیا تھا کہ اگر اس نے اپنے بچوں کو تعلیم نہ دی تو وہ اس کی طرح اور اس کے باپ دادا کی طرح ڈھول شہنائی بجاتے یا قوالوں کے پیچھے بیٹھے تالیاں پیٹتے پھریں گے اور اس کی طرح اور اس کے باپ دادا کی طرح ان کی باچھیں ہمیشہ ڈھیلی رہیں گی۔

جب اس نے تینوں بچوں کو گاؤں کے سکول میں داخل کرا لیا تھا تو سارا گاؤں جیسے سنّاٹے میں آ گیا تھا۔ لوگ کہتے تھے حضرت آدم کے آسمان سے زمین پر اترنے سے لے کر اب تک کے زمانے کا یہ پہلا میراثی ہے جسے اپنے بچوں کو تعلیم دینے کی سوجھی ہے۔ چودھری نے اسے دارے پر بلایا اور ڈانٹا۔ ”شرم کرو کرموں۔ میراثی ہو کر اپنے بچوں کو پڑھاتے ہو؟ کیا شادیوں میں ان سے لوگ ڈھول شہنائی کی بجائے کتابیں سنیں گے؟ کیوں بگاڑتے ہو انہیں؟ کیوں نام مارتے ہو اپنے نسلی پیشے کا؟“

سوال نمبر ۵

ا) افسانہ جوتا میں تعلیم کی اہمیت کو اجاگر کیا گیا ہے۔ آپ کے خیال میں کرموں اپنی اولاد کو تعلیم دینے اور اپنے مستقبل کو سنوارنے میں کس حد تک کامیاب رہا ہے۔ اپنا جواب افسانہ کے حوالے سے تحریر کیجیے۔ [12]

ب) ایک حاسد اور بغض رکھنے والا انسان

ایک متکبر اور جابر انسان

آپ کے خیال میں کونسا بیان چودھری کے کردار کی عکاسی کرتا ہے۔ اپنے خیالات کا اظہار اقتباس اور افسانے کے حوالے سے کیجیے۔ [13]

سوال نمبر ۶

ڈرامہ انارکلی میں آپ اپنے آپ کو اکبر اعظم سمجھ کر بتائیے کہ آپ اُن واقعات اور حالات کا مقابلہ کیسے کرتے جو اکبر اعظم کو ڈرامہ میں درپیش تھے۔ اپنے جواب کو مثالوں سے واضح کیجیے۔ [25]

ناول مراۃ العروس

ایک دن، برسات کے موسم میں، بادل گھرا ہوا تھا۔ ننھی ننھی پھوار پڑ رہی تھی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ محمد کامل نے کہا "آج کڑھائی کو دل چاہتا ہے۔ لیکن بشرطیکہ تمیزدار بہو اہتمام کریں"۔ اصغری کوٹھے پر رہا کرتی تھی۔ اس کو خبر نہیں کہ محمد کامل نے کڑھائی کی فرمائش کی۔ ماما عظمت گھی، شکر، بیسن وغیرہ سامان لے آئی اور کامل سے کہا "صاحب زادے لیجیے۔ سب سودا تو میں لے آئی۔ جاؤں بہو صاحب کو بلا لاؤں۔"

کوٹھے پر گئی تو اصغری سے کڑھائی کا کچھ تذکرہ تک نہیں آیا۔ اسی طرح الٹے پاؤں اتر آئی اور کہا "بہو کہتی ہیں میرے سر میں درد ہے" ماما عظمت سے معمولی کھانا تو پک نہیں سکتا تھا۔ کڑھائی کیا خاک تلتی۔ سب چیزوں کا ستیاناس ملا کر رکھ دیا۔ کس چاؤ سے تو محمد کامل نے فرمائش کی تھی۔ بدمزہ پکوان کھا کر بہت اداس ہوا۔ کوٹھے پر گیا تو بی بی کو دیکھا، بیٹھی ہوئی اپنا پاجامہ سی رہی ہیں۔ جی ہی جی میں بہت ناخوش ہوا کہ ایں! سینے کو سر میں درد نہیں اور ذرا کڑھائی کو کہا تو دردِ سر کا بہانہ کر دیا۔

یہ پہلی ناخوشی محمد کامل کو اصغری سے پیدا ہوئی۔ اور دستور ہے کہ میاں بیبیوں میں بگاڑ اسی طرح چھوٹی چھوٹی باتوں میں پیدا ہوتا ہے۔ ازبس کہ اکثر چھوٹی عمر میں بیاہ ہو جاتا ہے، خدا کے فضل سے عقل مصلحت اندیش نہ میاں میں ہوتی ہے نہ بی بی میں۔ اگر ذرا سی بات بھی خلاف مزاج دیکھی تو میاں اپنے کو اکڑائے بیٹھے ہیں اور بی بی الگ منہ اوندھائے لیتی ہیں۔ اور جب ایک جگہ کا رہنا سہنا ہو تو مخالفت کی چھوٹی چھوٹی باتوں کا بیشتر واقع ہونا کیا تعجب ہے۔

سوال نمبر ۷

ا) ماما عظمت اصغری کو اپنے شوہر اور سسرال میں نیچا دکھانا چاہتی تھی۔ اس کام کے لیے اُس نے مختلف حربے استعمال کیے۔ اقتباس کے حوالے سے اصغری سے ماما عظمت کی دشمنی کی وجہ بیان کریں۔ [12]

ب) محمد کامل اگر چاہتا تو معاملہ پہلے ہی روز رفع دفع ہو جاتا مگر اُس نے اپنے منہ پر خاموشی کی مہر لگا کر بات کو بڑھنے دیا۔ آپ کے خیال میں محمد کامل کے اس عمل سے اصغری کو فائدہ ہوا یا نقصان؟ اقتباس اور ناول کے حوالے سے تفصیلی جواب تحریر کریں۔ [13]

سوال نمبر ۸۔

مراۃ العروس کے کرداروں میں ایک خاص بات یہ ہے کہ اگر وہ اچھے ہیں تو بالکل اچھے ہیں اور اگر خراب ہیں تو بالکل خراب۔ اس بیان کی روشنی میں ناول کے اچھے اور برے کرداروں کا جائزہ لیجیے۔ [25]

ناول دستک نہ دو

وہ دُبلا پتلا، اپنی عمر سے زیادہ لمبا، سانولی رنگت، اور سوچتی سوچتی آنکھوں سمیت بہت دلچسپ معلوم ہوتا تھا۔ اس میں کئی باتیں ان سب سے الگ تھیں۔ وہ اور اس کے ماموں، چچا کے بچے فراٹے سے انگریزی بولتے اور آیاؤں اور بیروں کی مدد سے کپڑے بدلتے۔ گھنٹوں تو اُن کی تیاری میں لگ جاتے۔ لیکن مسعود، یعنی ہاشمی آپا کا لڑکا ان سب سے مختلف تھا۔ نہ تو اس کے پاس اتنے ٹھاٹ باٹ کے کپڑے تھے اور نہ اس کے ساتھ کوئی آیا یا بیرا تھا۔ گنتی کے چند بہت معمولی جوڑے تھے بلکہ جوتا تو بہت پرانا سا تھا جس کو وہ صبح شام پالش کر کے چمکالیا کرتا تھا۔ خود ہی کسی وقت کسی بھی غسل خانے میں گھس کر نہالیتا اور تیار ہو جاتا تھا۔

کتنی ہی دفعہ گیتی کی خالہ اور ماموں کے بچوں نے اس کے کپڑوں اور جوتوں کا مذاق اُڑایا لیکن وہ ذرا بھی جز بز نہیں ہوا۔ ''ذرا اپنا جوتا تو دیکھو مسعود خان!'' گیتی کے ماموں زاد بھائی سلمان نے اس کا مذاق اُڑایا۔

''دیکھ لیا۔'' اُس نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

''اب تم یہ جوتا بدل ڈالو۔'' ارجمند نے از راہ ہمدردی اس کو مشورہ دیا۔ ''سلمان تمھارا مذاق اُڑا رہا ہے۔''

''یہ جوتا میرا ہے۔ سلمان کا تو نہیں۔ اس کو کیا مطلب میرے جوتے سے؟''

''مطلب یہ کہ جناب اِس جوتے اور دھاری دار قمیص میں بالکل خانساماں کے بیٹے معلوم ہو رہے ہیں۔'' سلمان نے اس کے منھ کے بالکل قریب منھ لا کر کہا۔

ایک لمحہ مسعود نے سلمان کو دیکھا اور تڑ سے ایک بھرپور طمانچہ اُس کے گورے، بھبوکا سے منھ پر پڑا۔ سلمان غرایا۔ ''سمجھ لوں گا مسعود خاں۔''

''کیا سمجھ لوگے۔ ابھی سمجھو تو دیکھیں۔'' گیتی آگے بڑھ آئی۔

سوال نمبر ۹۔ ا) اقتباس پڑھ کر ہاشمی آپا کے لڑکے مسعود سے بے حد ہمدردی کا احساس ہوتا ہے۔ اس کی وجہ شاید یہ ہے کہ وہ ایک عاجز انسان ہے۔ آپ کا اس بیان کے بارے میں کیا خیال ہے؟ حوالہ دے کر اپنا جواب تحریر کیجیے۔ [13]

ب) ناول ''دستک نہ دو'' میں یوں تو بہت سے کردار ہیں لیکن تین کردار بہت اہم ہیں۔

مسعود خاں۔ کرنل سجاد۔ صفدر یاسین۔

ناول کا سب سے اہم کردار آپ کے خیال میں کون ہے؟ اپنا جواب مثالوں سے واضح کیجیے۔ [12]

سوال نمبر ۱۰۔ مصنف نے جہانگیر مرزا کے گھرانے کی تصویر کشی بہت خوبصورت انداز میں کی ہے۔ ہر کردار اپنی جگہ پر ایک مکمل حیثیت کا حامل ہے۔ آپ اس بات سے کس حد تک اتفاق کرتے ہیں۔ [25]

© UCLES 2008

BLANK PAGE

© UCLES 2008

BLANK PAGE

Copyright Acknowledgements:

Sections 1 and 2	© Salim Akhtar; *O Level Urdu Nisaab*; Sang-e-Meel Publications; 2007.
Section 2	© Nazir Ahmed; *Mirat ul Aroos*; Elam o Irfan Publishers, Lahore.
Section 2	© Altaf Fatima; *Dastak Na Do*; Feroz Sons.

Permission to reproduce items where third-party owned material protected by copyright is included has been sought and cleared where possible. Every reasonable effort has been made by the publisher (UCLES) to trace copyright holders, but if any items requiring clearance have unwittingly been included, the publisher will be pleased to make amends at the earliest possible opportunity.

University of Cambridge International Examinations is part of the University of Cambridge Local Examinations Syndicate (UCLES), which is itself a department of the University of Cambridge.